واعظ الجمعہ

سالِ نو کی آمد

پیشکش

ادارہ اہل سنّت کراچی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

سالِ نو کی آمد

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

سالِ نو کی آمد

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

سالِ نَو کا جشن

برادرانِ اسلام! دسمبر کا مہینہ ختم ہونے کو ہے، اس کے اختتام کے ساتھ ہی جاری عیسوی سال مکمل ہوکر نیا سال شروع ہونا ہے۔ نئے سال کے آغاز پر ہمارے وطنِ عزیز کے بہت سے مسلم اور غیر مسلم، بالخصوص نوجوانانِ قوم، خوشیاں مناتے نظر آتے ہیں، اور اللہ تعالی کی نعمت اور اس کے فضل واحسان پر، خوشی کا اظہار کرنا بھی، اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے، لیکن یہاں دو ۲ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

ایک بات یہ کہ کسی بھی موقع پر خوشی مناتے وقت، شریعتِ اسلامیہ کی حُدود وقُیود کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ایسے کاموں سے پرہیز کیا جائے، جنہیں ایک سلیمُ الطبع انسان بھی اچھا شمار نہیں کرتا، مثلاً فائرنگ، آتش بازی، شراب نوشی، اور پھر سڑکوں اور

چوراہوں پر سیٹیاں بجا بجا کر شور وغل کرنا، اپنی گاڑیوں کے سائلینسر ز نکال کر انہیں دَوڑاتے چلے جانا، ریس لگانا، لڑکے لڑکیوں کا سمندر کنارے، اور تفریحی مقامات پر مخلوط ہلّا گلّا کرنا، وغیرہ وغیرہ خلافِ شریعت کاموں سے اجتناب لازم، لازم اور لازم ہے۔

پردہ داری

محترم بھائیو! مَردوں اور خواتین کا آپس میں ایک دوسرے کی طرف مائل ہونا، ایک طبعی اور فطری بات ہے؛ کیونکہ اگر یہ فطری میلان وقلبی رجحان نہ ہو تو انسانی مُعاشرہ، اور تہذیب وتمدّن کا یہ گہوارہ بھی وُجود میں نہیں آسکے گا، لیکن ان جذبات اور خواہشات کا گلا گھونٹنا، اور انہیں ہمیشہ کے لیے انسانی جسم کے پنجرے میں قید کر دینا، یا اس کے برعکس ان جذبات وخواہشات کو مکمل آزادی کا پروانہ دے دینا، دونوں ہی درست نہیں، دائرۂ شریعت میں رہتے ہوئے، زندگی بسر کرنے میں ہی کامیابی وکامرانی کی ضمانت ہے۔

حجاب وستر پوشی پردہ کی پہلی سیڑھی ہے، بدنگاہی اور بے پردگی انسان کو بدکاری کی طرف دھکیلتی اور ابھارتی ہے، جبکہ دینِ اسلام انسان کو اس بدکاری، گمراہی اور بدنامی کے گہرے گڑھے کی ہلاکت وبربادی سے بچاکر، فَوز وفلاح کی طرف بلاتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ﴾[1] "اے حبیب! مسلمان مَردوں کو حکم دیجیے کہ اپنی

---

(۱) پ۱۸، النور: ۳۰.

نگاہیں کچھ نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں! یہ ان کے لیے بہت سُتھرا ہے"۔ لہٰذا مسلمان کی شان یہ ہے، کہ زِنا اور اس کے اسباب سے بھی دور رہتا ہے، اور اپنی نگاہیں نیچی رکھتا ہے۔

میرے بھائیو! دینِ اسلام نے مزید کرم یہ فرمایا، کہ اگر بلا قصد، نا دانستہ طور پر، غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے، تو اس پر مُؤاخذہ اور گرفت نہیں، حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَا عَلِيُّ! لاَ تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ؛ فَإِنَّ لَكَ الأُولَى، وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ»[1] "اے علی! پہلی نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالنا؛ کہ پہلی نظر تمہیں مُعاف ہے، مگر دوسری نظر مُعاف نہیں!"۔ یہ حکم مَرد و عورت دونوں کے لیے ہے، لہٰذا عورتوں کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے کے ساتھ ساتھ پردے کے اَحکام بتائے، کہ آرائش وزیبائش کا بے جا شوق، کہیں تمہیں غلط راہوں پر نہ ڈال دے! اور کہیں عزّت وناموس سے محروم کر کے بے حیائی، بے شرمی اور آوارگی کی تاریکیوں میں ڈال کر، تمہارا دین ومذہب کو تباہ وبرباد نہ کر دے!۔

میرے عزیز دوستو! خواتین پردہ داری کی بدولت بد قماش وبد مُعاش لوگوں کی ہَوس سے اپنی عزت، ناموس اور آبرُو کو محفوظ ومامون رکھ سکتی ہیں، عورت کا اپنے چہرے، ہاتھ پاؤں کے علاوہ بقیہ جسم کا چھپانا، اور اگر فتنے کا اندیشہ ہو تو مکمل پردہ بھی

---

(١) "سنن الترمذي" باب مَا جَاءَ فِي نَظْرَةِ الْمُفَجَأَةِ، ر: ٢٧٧٦، صـ٦٢٧.

لازم وضروری ہے، خالقِ کائنات جَلّ جَلالُہٗ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ﴾[1] "مسلمان خواتین کو حکم دیجیے کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں، اپنی پارسائی کی حفاظت کریں، اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے، اس میں حرج نہیں، اور وہ اپنی چادریں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں، اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں!"۔

دوسری بات یہ کہ آیا نئے سال کا آنا، جو حقیقۃً ایک سال کا گزرنا، یعنی ہماری زندگی سے کم ہونا ہے، تو کیا زندگی یوں لمحہ بہ لمحہ گزر کر کم ہوتے ہوئے، اختتام کی طرف بڑھنے پر خوشی منائی جائے؟! یا اللہ ورسول کی یاد سے غفلت میں گزرے اوقات اور ماہ وسال پر، نادم وشرمندہ ہونے کے ساتھ ساتھ، فکرِ سلیم کا دامن تھام کر سالِ نَو، بلکہ آئندہ تمام زندگی میں، عبادت واطاعتِ الٰہی پر مستعد ومستقیم رہ کر، آخرت کی کامیابی وکامرانی کا سامان کیا جائے؟!

نعمتِ عقل اور اس کی حفاظت

عزیزانِ محترم! اللہ ربّ العالمین کی عطا کردہ نعمتوں میں سے، عقلِ سلیم بھی ایک عظیم نعمت ہے، اس کی حفاظت بھی شکرِ نعمت ہے، جبکہ اسے گناہ کے کاموں، اور شراب نوشی ودیگر غلط کاموں میں ضائع کرنا، اس نعمت کی ناشکری ہے۔

---

(۱) پ۱۸، النور: ۳۱.

شراب نوشی حرام، گناہِ کبیرہ اور ایک شیطانی کام ہے، اس سے بچنا بے حد ضروری ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ﴾[1] "اے ایمان والو! شراب، جُوا، بُت اور جُوئے کے تیر چلانا، ناپاک شیطانی کام ہیں، تو اِن سے بچتے رہنا!"۔

شراب بنانا، پینا، پلانا، شراب کا کاروبار، اس کی آمدنی کھانا، کھلانا، کسی کو تحفے میں شراب دینا، اسلامی تعلیمات کی سَراسر خلاف ورزی ہے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالی نے لعنت فرمائی ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ»[2] "اللہ تعالی نے شراب پر، اُسے پینے اور پلانے والے پر، اسے بیچنے اور خریدنے والے پر، اسے بنانے والے پر، اسے بنوانے والے پر، اسے اُٹھانے والے، اور جس کے لیے اُٹھائی جائے، ان سب پر لعنت فرمائی ہے!"۔

میرے پیارے بھائیو! لہٰذا اِن لعنتی وبُرے کاموں میں مبتلا ہو کر، اپنی صحت داؤ پر مت لگائیے، جیساکہ عیسوی سال کے اختتام اور نئے سال کے آغاز پر، ہیپی نیوائیر (Happy New Year) کے نام سے، جہاں کئی خرافات نے جنم لے

---

(١) پ٧، المآئدة: ٩٠.

(٢) "سنن أبي داود" باب العصير للخمر، ر: ٣٦٧٤، صـ٥٢٧.

رکھا ہے، وہیں غیروں کے پیچھے چلتے ہوئے، بعض نادان مسلمان بھی، ان آفات میں مبتلا ہوئے چلے جا رہے ہیں!!۔

فضولیات سے بچنا

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہ کی ہم پر اس قدر کرم نوازیاں، مہربانیاں اور نعمتیں ہیں، جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا، دیگر نعمتوں کے ساتھ ساتھ اعضاء کی سلامتی، قوّتِ گویائی اور مال وزَر وغیرہ بھی، پروَردِگارِ عالَم کی عظیم الشان نعمتیں ہیں، جن پر شکر بجالانا، اور بطورِ شکرانہ ان تمام نعمتوں کو اللہ ورسول کی رضا کے کاموں میں استعمال کرنا، اور ممنوع وفضول اقوال وافعال سے بچنا ہم سب پر لازم ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ»[1] "اچھا مسلمان وہ ہے جو فضولیات سے دور رہے"، یعنی مسلمان کے کمالِ اسلام کی علامت، اور اسلام کا تقاضا ومنشأ یہ ہے، کہ بندہ فضول افعال واقوال سے گریز کرتا رہے، فضولیات سے اپنے دامن کو بچائے رکھے؛ تاکہ سعادتِ دارَین اس کا مقدّر ہو، اور فلاح وکامرانی کے ایسے پھول کھلیں، جن کی خوشبو گناہوں کی بد بو کو مَحو کر دے! اپنی نگاہ اپنے نصب العین پر جمائے رکھے؛ تاکہ اس کی زندگی کا سفر یکسوئی سے پایۂ تکمیل تک پہنچے۔ کامل مسلمان کی یہ صفت وشان

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الزّهد، ر: ٢٣١٧، صـ٥٣١.

ہے، کہ وہ ہمیشہ اپنے اقوال، افعال اور اَخراجات وغیرہ میں ہر اِسراف وفضول سے خود بچ کر، دوسروں کو بھی بچانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے!۔

ماضی کا احتساب

میرے عزیز دوستو! نیا سال ہمیں دینی اور دنیوی دونوں میدانوں میں، اپنے مُحاسبہ کی طرف توجہ دلاتا ہے، کہ ہماری زندگی کا جو ایک سال مزید کم ہو گیا، اس میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ ہمیں عبادات، مُعاملات، اعمال، حلال وحرام، حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کی ادائیگی کے مُعاملے میں، اپنی زندگی کا مُحاسبہ کر کے دیکھنا چاہیے، کہ ہم سے کہاں کہاں کیا کیا غلطیاں ہوئیں؟؛ اس لیے کہ انسان دوسروں کی نظروں سے تو اپنی غلطیاں کوتاہیاں چھپا سکتا ہے، مگر خود اپنی نظروں سے نہیں بچ سکتا۔ حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: «حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا!»(۱) "اس سے پہلے کہ تم سے (بروزِ قیامت) حساب لیا جائے، خود اپنا مُحاسبہ کرلو!"۔

آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا

میرے محترم بھائیو! ہمیں اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت پر بھی بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے، وقت وحالات کے تقاضوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے، اولاد کی درست رَہنمائی کریں، انہیں مناسب وقت اور ماحول فراہم کریں، والدین کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی اولاد کی جائز ضروریات، اپنی حیثیت وطاقت کے مطابق پورا

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب صفة القيامة، ر: ۲٤٥۹، صـ٥٦٠.

کریں، ان کی جسمانی نشو ونما کے ساتھ ساتھ، ذہنی نشو ونما کا بھی اہتمام کریں؛ کیونکہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: «إِنَّ اللهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ: أَ حَفِظَ أَمْ ضَيَّعَ؟ حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ»[1] "یقیناً اللہ تعالی ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھے گا: کہ آیا اس نے اپنی ذمہ داری نبھائی یا ضائع کر دی؟ یہاں تک کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی پوچھے گا!"۔

لہذا جہاں ہم اپنے بچوں کو دیگر معلومات فراہم کرتے ہیں، وہیں سالِ نَو پر منائے جانے والے، آج کل کے طریقۂ جشن کے بارے میں بھی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں!۔

وقت ایک عظیم نعمت ہے

برادرانِ اسلام! انسان نیک اعمال کی بجاآوری میں تاخیر، لمبی امیدوں کے باعث کرتا ہے، لیکن جب انسان وقت کو غنیمت جان کر رضائے الٰہی کے حصول میں لگ جاتا ہے، تب جنّت کی ابد الآباد نعمتوں کا مستحق قرار پاتا ہے، اور اگر وقت کو صرف عیش وعشرت، خوش گپیوں اور مسخرہ پن میں ضائع وبرباد کر دے، تو سراسر نقصان وخسران اٹھاتا ہے۔ حضور نبیٔ رحمت ﷺ نے فرصتِ وقت کو عظیم نعمت قرار دیا، اور اس سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کو گھاٹے میں پڑنے والے بتایا۔ حضرت سیّدنا

---

(۱) "صحیح ابن حِبّان" کتاب السیر، ر: ٤٧٦، صـ٧٧٧.

ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: «نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ: (١) الصِّحَّةُ (٢) وَالْفَرَاغُ»[1] "دو ۲ نعمتیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں رہتے ہیں: (۱) تندرستی، اور (۲) فراغت"۔

علمائے کرام قَدَّسَ اللہُ اَسْرَارَہُم فرماتے ہیں کہ "اس حدیث پاک کا معنی یہ ہے، کہ آدمی کبھی فارغ نہ رہے، کہ جسے جسمانی صحت حاصل ہو، اور وہ اُس حال میں اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کرے، بلکہ وقت کو یونہی ضائع کر دے، تو وہ خسارے میں ہے کہ اللہ تعالی کا شکر اُس کے اَحکام پر عمل کرنے، اور اُس کی منع کردہ چیزوں سے بچنے میں ہے، تو جو اِن اُمور میں حد سے تجاوُز کرے، وہی خسارے میں ہے"[2]۔

"خسارے کا مطلب یہ ہے، کہ جب انہیں صحت اور خوشحالی ملی تھی، تو اللہ تعالی کی یاد، عبادات اور اَذکار واَوراد زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے تھے، مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا، جس کے سبب نقصان اُٹھایا"[3]۔ خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے انسان کو جسمانی صحت و فراغت کے اوقات سے بھی نوازا ہے، اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں، انہیں کبھی زوال نہیں آنا، لیکن یہ بات صرف ایک شیطانی وسوسہ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٤١٢، صـ١١١٣.

(٢) "فتح الباري شرح صحيح البخاري" تحت ر: ٦٤١٢، ١١/ ٢٥٩.

(۳) "نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری" زیرِ حدیث: ۲۷۲۳، ۶/۹۔

اور دھوکا ہے، لہٰذا اِن عظیم نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے، ان کا درست استعمال کیجیے، اور ہم میں سے ہر ایک دیکھے کہ اس نے آئندہ کل کے لیے آگے کیا بھیج رکھا ہے؟!

پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو

وقت ایک عظیم نعمت ہے، اس کی بڑی اہمیت ہے؛ کہ اِسی وقت کے صحیح یا غلط استعمال سے زندگی سنورتی یا بگڑتی ہے۔ حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «اغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ: (١) شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، (٢) وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، (٣) وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، (٤) وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، (٥) وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ»[1] "پانچ ۵ چیزوں کو پانچ ۵ سے پہلے غنیمت جانو: (۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، (۲) صحت کو بیماری سے پہلے، (۳) مالداری کو محتاجی سے پہلے، (۴) فراغت کو مصروفیت سے پہلے، (۵) اور اپنی زندگی کو مَوت سے پہلے غنیمت جانو!"۔

اگر اِن پانچوں مُعاملات میں غَور کیا جائے، تو معلوم ہوتا ہے کہ تمام اُمور میں وقت ہی کی اَہمیت اُجاگر کی جا رہی ہے، یعنی جوانی، صحت، مالداری، فراغت اور جب تک سانس باقی ہے، زندگی کے تمام اَوقات کو غنیمت جانو، اور اِن سے خوب فائدہ اُٹھا لو، نیک اعمال جتنے زیادہ کر سکتے ہو کر لو، زیادہ سے زیادہ لوگوں کی خیر خواہی کر لو؛ کیونکہ

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب الرقاق، ر: ٧٨٤٦، ٨/ ٢٧٩٧.

جب یہ وقت نکل جائے گا اور انسان بڑھاپے، بیماری، محتاجی اور مصروفیت کا شکار ہو جائے گا، تب اسے صحیح طَور پر نیک اعمال کا موقع نہیں مل سکے گا، اور جب مَوت کی آغوش میں چلا جائے گا، تب تو نیکیوں کا وقت بالکل ہی ہاتھ سے نکل چکا ہو گا۔

لٰہذا وقت کی قدر دانی ہی عقلمندی کا تقاضا ہے، اس تقاضے کو پورا کرتے ہوئے، زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کے ذریعے قُربِ الٰہی حاصل کرنا، ہماری آخرت کے لیے انتہائی ضروری ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى﴾[1] "آدمی اپنی کوشش ہی کا نتیجہ پائے گا، اور اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی!"۔

ہماری زندگی کا ایک سال مزید کم ہو گیا!

حضراتِ گرامی قدر! آج کا مسلمان نئے سال کی آمد پر جشن مناتا ہے، کیا اسے یہ معلوم نہیں کہ اس نئے سال کی آمد پر، اس کی زندگی کا ایک برس مزید کم ہو چکا ہے! زندگی اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ ایک بیش بہا نعمت ہے، اور نعمت کے زائل یا کم ہونے پر جشن نہیں منایا جاتا، بلکہ افسوس کیا جاتا ہے! گزرا ہوا سال کہیں حَسین یادیں، خوشگوار واقعات، اور کہیں تلخ تجربات، غم واَلَم اور مختلف حادثات کے نُقوش چھوڑ کر رخصت ہوتا ہے، انسان کو دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا پیغام بھی دے کر

---

(۱) پ ۲۷، النجم: ۳۹، ۴۰.

الوَداع ہوتا ہے! اختتامِ ماہ وسال، بلکہ ہمارا گزرتا ہوا ہر ہر لمحہ، ہمیں اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ اے غافل انسان! تو تیزی سے اپنی مقرّرہ مدّتِ زیست کی تکمیل کی طرف رواں دواں ہے! کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے: ع

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی　　　گردوں نے گھڑی عمر کی اک اَور گھٹا دی

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «ما ندمتُ على شيءٍ ندمِي على يومٍ غَربتْ شمسُه، نقصَ فيه أجلي، ولم يزدْ فيه عملي!»[1]

"میں کسی چیز پر اتنا نادِم اور شرمندہ نہیں ہوا، جتنا نادِم ایسے دن کے گزرنے پر ہوا، جو میری زندگی سے کم ہوگیا، اور اس میں میرے نیک عمل میں اضافہ نہ ہو سکا!"۔

حضرت سیّدنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اے ابنِ آدم! تو ایّام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک دن گزر گیا، تو یوں سمجھ کہ تیرا ایک حصہ گزر گیا!"[2]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں سالِ نَو پر ہونے والی خُرافات اور بے ہودگیوں میں، اپنا قیمتی وقت اور پیسہ ضائع کرنے سے محفوظ فرما، گزرتے ماہ وسال کے بخیر وعافیت وَداع

---

(١) "قيمة الزمن عند العلماء" ندم ابن مسعود على اليوم يمرّ ...إلخ، صـ٢٧.

(٢) "قيمة الزمن عند العلماء" يا ابن آدم إنّما أنت أيّام! صـ٢٧.

ہونے پر، دل کی گہرائی سے شکر بجا لانے کی توفیق عطا فرما کر، سالِ نَو میں اپنی خاص رحمت وبرکت اور انعام واکرام سے مستفیض فرما!۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان

ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.